فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
یوم سہ شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
| جلد ۵۶ / ۲۱ | یکم ظہور ۱۳۴۶ ہش ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ یکم اگست ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۷۰ |

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا اختتامی اجلاس

ربوہ ۳۱ جولائی - آج ۱/۲ ۱۰ بجے صبح فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا اختتامی اجلاس محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ایک تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا۔ حضرت ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پیغام طلباء اور طالبات کے نام پڑھ کر سنایا گیا۔ آخر میں صاحب صدر نے چند نصائح فرمائیں اور پھر پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ جس کے بعد طلباء و طالبات آج اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ رہے ہیں۔

لنڈن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی مصروفیات

حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر استقبالیہ تقریب کا انعقاد

وانڈزورتھ کے میئر، ممبران پارلیمنٹ اور دیگر ناموور ہستیوں کی شرکت

"اگر دنیا اپنے خالق کی طرف رجوع نہیں کرے گی تو تباہ ہو جائے گی"۔ حضور ایدہ اللہ کا انتباہ

لنڈن ۲۹ جولائی (بذریعہ تار) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے لنڈن سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اور حضور اہل انگلستان تک اسلام کا پیغام پہنچانے اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے بموجب الٰہی مقدرات سے آگاہ کرنے میں مصروف ہیں۔ حضور نے جملہ احباب جماعت کو مشفقانہ سلام خوشنودی اور دعاؤں کا تحفہ ارسال فرمایا ہے۔

مورخہ ۲۸ جولائی کو حضور ایدہ اللہ نے مسجد فضل لنڈن میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے انگلستان کے احمدی احباب کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہیں قرآن مجید کے علوم و معارف حاصل کرنے اور قرآن مجید کو اپنا دستور العمل بنانے کی تلقین فرمائی۔ اسی روز شام کو حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں وانڈزورتھ ٹاؤن ہال میں وسیع پیمانہ پر استقبالیہ تقریب کا انعقاد عمل میں آیا جس میں کثیر التعداد احباب کے علاوہ وانڈزورتھ کے میئر، بعض ممبران پارلیمنٹ، سفارتی نمائندے اور متعدد دیگر ناموور شخصیتوں نے بھی شرکت فرمائی۔ وانڈزورتھ کے میئر اور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اپنی تقاریر میں حضور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہی۔ حضور نے اپنی جوابی تقریر میں شکریہ ادا کرنے کے بعد اہل انگلستان تک اسلام کا پیغام پہنچایا۔ نیز اس امر پر روشنی ڈال کر کہ دنیا اللہ تعالےٰ سے غافل ہو کر تباہی کے کنارے آ لگی ہے خبردار فرمایا کہ اگر دنیا اپنے خالق کی طرف رجوع نہ کرے گی اور اس کے آستانہ پر نہ جھکے گی تو اللہ تعالےٰ کی پہلے سے دی ہوئی پیشگوئیوں کے بموجب اس کا ایک بار پھر ہولناک تباہی سے ہمکنار ہونا یقینی ہے۔

سامعین نے حضور کی اس پُر اثر تقریر کو جو ۲۵ منٹ تک جاری رہی بڑی دلجمعی اور گہری توجہ کے ساتھ سنا اور بہت متاثر ہوتے انہوں نے حضور کی صاف گوئی، خلوص اور جذبۂ ہمدردی کو سراہا۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے مرسلہ تار کا ترجمہ درج ذیل ہے:

"لنڈن ۲۹ جولائی بوقت ۲ بجے بعد دوپہر — کل مورخہ ۲۸ جولائی کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں انگلستان کے احمدی احباب کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے یہ واضح فرمانے کے بعد کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ کے حصن حصین ہیں احباب کو متنبہ فرمایا کہ وہ اس حصن اور قلعہ میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ قرآن مجید نہ سیکھیں اور اس کی تعلیم پر کما حقہ عمل پیرا نہ ہوں۔

بعد ازاں شام کو حضور نے اس استقبالیہ میں شرکت فرمائی جو حضور کے اعزاز میں وانڈزورتھ ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا۔ اس خصوصی تقریب میں وانڈزورتھ کے میئر، سر ہیرلڈ ہیو جیننگز ممبر پارلیمنٹ، مسٹر ہیرلڈ شوبرٹ جو پاکستان سوسائٹی کے اعزازی سیکرٹری بھی ہیں، محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، سیرالیون (مغربی افریقہ) کے ہائی کمشنر اور متعدد دوسری ناموور شخصیتیں بھی شریک ہوئیں۔ لارڈ میئر سر ہیرلڈ ہیو جیننگز اور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنی تقریروں میں حضور کو خوش آمدید کہا۔

(باقی دیکھیے صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم اگست ۱۹۶۷ء

مشن خود کفیل ہے

جب انسان عام معاملات میں بدنیتی کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کو سخت برا سمجھا جاتا ہے لیکن جب دین کے نام پر انسان بدنیتی کا مرتکب ہو تو اس کی ذلت کی تو کوئی انتہا ہی نہیں ہوتی۔ بندگانِ حق کے مخالفین اکثر دین کے نام پر بدنیتی کا ارتکاب کیا کرتے ہیں مگر جیسا کہ قرآن کریم نے واضح فرمایا ہے ان کی تجاویز بیت العنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہوتی ہیں۔

المنبر کے مدیر جو احمدیت کے خود ساختہ آنریری مبلغ ہیں اپنے ہفت روزہ کی ایک حالیہ اشاعت میں توڑ مروڑ کر الفضل سے ایک حوالہ نقل کرکے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ بیان کرنے والے نے جھوٹ بولا ہے مگر حوالہ پورا نہیں درج کرتے۔ تا کہ حقیقت کھل نہ جاسکے۔ جو الفاظ حوالے سے چھوڑ دیئے گئے ہیں درج ذیل ہیں

"آپ نے فرمایا یہ بھی سراسر غلط ہے کہ جماعت احمدیہ پاکستان اسے کوئی مالی امداد دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا فلسطین میں احمدیہ مشن تقسیم برصغیر سے قبل قائم ہوا تھا۔ فلسطین کے احمدی اس وقت سے وہاں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں مصروف ہیں۔ اور فی زمانہ نہایت ناساز حالات میں وہاں اسلام کا علم بلند کئے ہوئے ہیں۔ مشن خود کفیل ہے۔ جماعت احمدیہ پاکستان کے اسے مالی امداد دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

(الفضل ۷ جون ۱۹۶۷ء)

المنبر کے ایڈیٹر نے پہلا اور آخری فقرہ لے کر یہ استدلال کیا ہے کہ یہ جھوٹ ہے۔ اور اس کا ثبوت تحریک جدید کے بجٹ سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

"(۲) مشن کے سالانہ مصارف ۳۴۰۰ اسرائیلی پونڈ جو بموجب وضاحت بجٹ ہذا ۱۲۰۸۰ پاکستانی روپیہ بنتا ہے (۵) یہ ۹۰۸۰ روپے کی رقم آتی کہاں سے ہے؟ بجٹ ہمیں بتاتا ہے کہ (۱) چندہ تحریک جدید ۱۴۵۰ پونڈ (۲) چندہ عام وحصہ آمد ۱۶۰۰ پونڈ (۳) زکوٰۃ ۱۰۰ پونڈ عیدفنڈ ۱۳۵ پونڈ فطرانہ (۴) متفرق ۲۷ پونڈ۔ اب سوال یہ ہے کہ ان اصطلاحات کا مفہوم کیا ہے؟" (المنبر ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ ص ۶)

جو بھی اس عبارت کو پڑھے گا اس پر مدیر المنبر کی بدنیتی واضح ہو جائیگی۔ اگر آپ کو ان اصطلاحات کا مفہوم معلوم نہیں تو حرج کیسی؛ یہ بات ہر شخص جانتا ہے کہ جماعت احمدیہ زکوٰۃ اور عیدفنڈ فطرانہ وغیرہ کی نسبت بہت زیادہ مالی قربانی کرتی ہے۔ اس لئے ہمیں یہاں زیادہ وضاحت کرنے کی ضرورت اس لئے بھی نہیں کہ معترض نے کبھی دین کے لئے احمدیوں کی طرح قربانی کی ہوتی تو اس کو احساس ہوتا کہ یہ لوگ بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر بھی تبلیغ اسلام کے لئے کس طرح مالی قربانی کرگزرتے ہیں۔

جیسا کہ بجٹ سے واضح ہے مشن خودکفیل ہے اور آمد کے ذرائع بھی بتا دیئے گئے ہیں۔ ایسی حالت میں ایک شریف انسان کا تاثر یہ ہونا چاہیئے کہ آگے کوئی بات نہ کرے اور خاموش رہے۔ ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی اگر اس کی نیت صحیح ہو اتنا سمجھ سکتا ہے کہ جب پاکستان کا اسرائیل سے کوئی تعلق نہیں، پاکستان سے ترسیل زر کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اگر ان لوگوں کے دل میں اسلام کی موجودہ مشکلات کا ذرا سا احساس بھی ہوتا اور دین حق سے ذرا سا بھی تعلق ہوتا تو یہ لوگ خوش ہوتے کہ اسرائیل ایسے کفر گڑھ میں بھی جماعت احمدیہ کا اسلامی مشن کام کر رہا ہے اور بجائے اس کے کہ عوام کو جماعت کے خلاف اشتعال انگیزی کے لئے منطق چھانٹتے۔ وہ عوام کو اور حکومت پاکستان کو مشورہ دیتے کہ وہ اسرائیل میں اس اسلامی مشن کی ہر طرح سے حفاظت کی ضمانت لے اور معلوم کرے کہ موجودہ حالات میں دوسرے عرب مسلمانوں کے ساتھ اس کام کرنے والی جماعت کے افراد کے ساتھ یہودی کیا سلوک کر رہے ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے اخبار صرف اپنی دوائیاں بیچنے کے لئے بطور اشتہار کے جاری کر رکھا ہو ان سے نیک نیتی کی توقع ہی عبث ہے۔ محض قیاس آرائیاں کرکے جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزیاں کرنا اور عوام میں بدظنیاں پھیلانا خدا جانے اسلامی ایمان کی کونسی قسم ہے۔ کیا مسلمانی یہی ہے کہ خود تو کچھ نہ کرنا اور جو لوگ قربانی کرکے اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر تبلیغ حق کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ ان کے راستہ میں روکیں ڈالی جائیں۔ کیا قرآن کریم میں مخالفین حق کے لئے بار بار یہ الفاظ نہیں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں (صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) بندۂ خدا! خود کچھ کرکے دکھاؤ تاکہ مسلمان آپ کی باتیں مان جائیں۔ . . . .

مسلمان آپ لوگوں کو دیر سے دیکھ رہے ہیں۔ اور وہ جان گئے ہیں کہ آپ لوگ محض باتیں ہی بناتے ہیں۔ کام صرف جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ باقی ٹیں ٹیں فش کے سوا کچھ بھی نہیں۔

کیا نہ سمجھتے نہیں کہ "خدا کا شیر" حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کے کفر گڑھ میں خود جاکر للکار رہے ہیں کہ اگر یورپ نے اسلام قبول نہ کیا تو وہ تباہ ہو جائے گا۔ کیا آپ میں سے کسی کی ہمت ہے کہ مخالفین میں جاکر کلمۃ الحق کا اس طرح اعلان کرے؟ اسرائیل اگر مسلمانوں کا دشمن ہے تو کیا یورپ مسلمانوں کا دوست ہے؟

ہم بھی کردار ہیں فسانے کے

ہم بھی کردار ہیں فسانے کے
ایک گزرے ہوئے زمانے کے

کیسی فصلِ بہار کیسی خزاں
زیر و بم ہیں مرے ترانے کے

سجدہ ہائے خلوص سے میرے
نقش ابھرے ہیں آستانے کے

گر ہے شوق شکار قلب حزیں
دام لائیں بغیر دانے کے

تیرے کوچے میں ہوگئے ہیں گم
ہوش تنویر سے سیانے کے

تنویر

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

سینما کے متعلق جماعت احمدیہ کا مسلک

احمدیوں کے لئے سینما قطعی ممنوع ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

یہ بات مسلّم ہے کہ آجکل کا سینما مخرب اخلاق ہے۔ اس سے گناہوں کی تحریک ہوتی ہے۔ دیکھنے والوں کے ذہن میں بُرے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ صحیح اسلامی معاشرہ پیدا کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے اس لئے اس کے مردوں اور عورتوں کے لئے سینما دیکھنا سخت قبیح ہے۔ نوجوانوں کے لئے سینما سمّ قاتل ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے اجراء کے ساتھ جماعت کو سینما بینی سے تدریجاً منع فرما دیا۔ اور آخرکار اسے اس زمانہ کی بدترین لعنت قرار دیکر جماعت کے تمام افراد کو سینما دیکھنے سے روک دیا۔ حضورؓ کے ان ارشادات پر تہائی صدی گذر چکی ہے۔ بعض نئے احمدی اور بعض پیدائشی احمدی اب بھی سینما بینی کی غلطی کرتے ہیں۔ ان کو سمجھانے کے لئے مَیں ذیل میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات درج کرتا ہوں۔ حضورؓ فرماتے ہیں:۔

سینما اور تماشے

"ان کے متعلق مَیں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی کسی سینما، سرکس، تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے۔ اور اس سے کُلّی پرہیز کرے۔ ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے اُس کے لئے سینما یا کوئی اَور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے۔

سرکاری ملازم

مستثنیٰ صرف وہ لوگ ہیں جو سرکاری ملازم ہیں اور ان کو خاص سرکاری تقریبوں میں ایسے تماشوں میں جانا پڑ جائے لیکن اگر لازمی نہ ہو تو پھر انہیں چاہیئے کہ خواہ مخواہ دوسروں کو انگشت نمائی کا موقع نہ دیں۔ ایسی جگہ جانے کی جو بدنامی کا موجب ہو کوئی ضرورت نہیں۔

سینما کے متعلق میری رائے ہے کہ نقصان دہ چیز ہے۔ موجودہ فلموں کو دیکھنا ملک اور اُس کے اخلاق کے لئے مہلک ہے۔ اس لئے قطعاً ممنوع ہونا چاہیئے۔ مگر مَیں ہمیشہ کے لئے اس کی ممانعت نہیں کرتا کیونکہ یہ حرمت کی صورت ہو جاتی ہے۔ فی الحال ضرورتِ دینی کے لحاظ سے اِس کی ممانعت کرتا ہوں۔ نمائش وغیرہ کے موقع پر تجارتی حصّہ کو دیکھنا جائز ہے۔ کپڑے دیکھو، بیج دیکھو، دوسری چیزوں کو دیکھو اور اُن سے اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لئے فائدہ کی باتیں نکالو مگر تماشہ کا حصّہ دیکھنا جائز نہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۲۳۔ نومبر ۱۹۳۲ء
الفضل جلد ۲۶ نمبر ۶۶)

ملازم سینما

"اگر سینما میں کوئی احمدی ملازم ہو اور اللہ تعالیٰ نے اُس کی روزی اُسی میں رکھی ہو تو اُسے مشین وغیرہ دیکھنے کے لئے جانا ہوگا مگر وہ بھی تماشہ دیکھنے کے لئے نہ جائے کیونکہ یہ امر اختیاری نہیں رکھا گیا بلکہ لازمی ہے۔

مَیں نے کہا تھا کہ تین سال تک ہر احمدی اس سے احتراز کرے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ تین سال کے بعد مَیں اجازت دے دوں گا بلکہ مَیں نے کہا تھا کہ اس کے بعد علماء سے مشورہ کرکے فتویٰ شائع کیا جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ ۱۵۔ نومبر ۱۹۳۵ء
الفضل جلد ۲۳ نمبر ۱۲۸)

سینما کی مستقل ممانعت

"بعض لوگوں کے مُنہ سے یہ بات بھی نکلی ہے کہ سینما کی ممانعت دس سال کے لئے ہے۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ برائی کا تعلق دس سال یا بیس سال سے نہیں ہوتا جس چیز میں کوئی خرابی ہو وہ کسی میعاد سے تعلق نہیں رکھتی۔ اِس طرح سے تو مَیں نے آپ لوگوں کی عادت چھڑائی ہے۔ اگر مَیں پہلے ہی یہ کہہ دیتا کہ اِس کی ہمیشہ کے لئے ممانعت ہے تو بعض نوجوان جن کے ایمان کمزور تھے اِس پر عمل کرنے میں تأمّل کرتے۔ مگر مَیں نے پہلے تین سال کے لئے ممانعت کی اور جب عادت ہٹ گئی تو پھر مزید سات سال کے لئے ممانعت کر دی اور اس کے بعد چونکہ عادت بالکل ہی نہیں رہے گی اس لئے دوست خود ہی کہیں گے کہ جہنّم میں جائے سینما۔ اس پر پیسے خرچ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

پس سینما اپنی ذات میں بُرا نہیں بلکہ اِس زمانہ میں اُس کی جو صورتیں ہیں وہ مخرّب الاخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلّی طور پر تبلیغی ہو یا تعلیمی ہو اور اُس میں کوئی حصّہ تماشہ وغیرہ کا نہ ہو تو اِس میں کوئی ہرج نہیں۔ اگرچہ میری رائے یہی ہے کہ تماشا تبلیغی بھی ناجائز ہے۔

پس کوئی حرکت خواہ وہ کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو اگر اس کا مقصد تماشہ دکھانا ہو تو وہ ناجائز ہے مگر سینما تو مخرّب الاخلاق ہونے کی وجہ سے ہی ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص مثلاً ہمالیہ پہاڑ کے نظاروں کی فلم تیار کرے اور وہاں کی برف، درخت، چشمے وغیرہ دکھائے جائیں۔ اُس کی چٹانوں، غاروں، چوٹیوں کا نظارہ ہو تو چونکہ یہ چیزیں علمی ترقی کا موجب ہوں گی مَیں اس سے نہیں روکونگا جس چیز کو ہم روکتے ہیں وہ اخلاق کو خراب کرنے والا حصہ ہے لیکن اس کی دوبارہ اجازت کا خیال آپ لوگوں کو دل سے نکال دینا چاہیئے۔" (تقریر حضرت خلیفۃ المسیحؓ مجلس مشاورت منعقدہ ۸، ۹۔ اپریل ۱۹۳۹ء صہ۸۷)

ہسٹاریکل پکچرز

فرمایا "جو شخص کہتا ہے کہ مَیں نے ہسٹاریکل پکچرز دیکھنے کی اجازت دی ہے وہ کذّاب ہے مَیں نے ہرگز ایسا نہیں کہا۔ مَیں نے جو اجازت دی ہے وہ یہ ہے کہ علمی یا جنگی اداروں کی طرف سے جو خالص علمی پکچرز ہوتی ہیں مثلاً جنگلوں۔ دریاؤں کے نقشے یا کارخانوں کے نقشے یا جنگ کی تصاویر جو سچی ہوں اُن کے دیکھنے کی اجازت ہے کیونکہ وہ علم ہے۔"

(الفضل ۲۵۔ اپریل ۱۹۴۳ء
جلد ۳۱ نمبر ۹۸)

سینما بدترین لعنت ہے

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اِس زمانہ کی بدترین لعنت ہے۔ اِس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویّا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی لڑکیوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے۔ سینما والوں کی غرض تو روپیہ کمانا ہے نہ کہ اخلاق سکھانا۔ اور وہ روپیہ کمانے کے لئے ایسے لغو اور بےہودہ فسانے۔ اور گانے پیش کرتے ہیں جو اخلاق کو سخت خراب کرنے والے ہوتے ہیں اور شرفاء اُن میں جاتے ہیں تو اُن کا مذاق بھی بگڑ جاتا ہے اور اُن کے بچوں اور عورتوں کا بھی جن کو وہ سینما دیکھنے ساتھ لے جاتے ہیں اور سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ مَیں سمجھتا ہوں میرا منع کرنا تو الگ رہا اگر مَیں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ ۸۔ دسمبر ۱۹۴۴ء
الفضل ۱۲۔ دسمبر ۱۹۴۴ء)

ان ارشادات کے بعد کسی احمدی کے لئے ہرگز جائز نہیں کہ وہ سینما دیکھے اور اس لعنت کو اپنے سر پر سوار ہونے دے۔ ہر ماں باپ کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کو اس لعنت سے بچائیں۔ ہماری تمام مرکزی اور ذیلی تنظیموں کو اس کا سدِّباب کرنا چاہیئے بلکہ مَیں سمجھتا ہوں کہ کافی عرصہ گذرنے کے باعث اب وقت آگیا ہے کہ جماعتِ احمدیہ ان لوگوں کے خلاف جو سینما دیکھتے ہوں اور اصرار کریں تعزیری کارروائی کرے تاکہ تمام لوگ اس بُرائی سے بچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَ اَھْلِیْکُمْ
نَارًا۔

احباب دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی سب نسلوں کو اعلیٰ اور بلند اخلاق عطا فرمائے اور ہر قسم کی بُرائی اور بدی سے محفوظ رکھے آمین۔

جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کو چاہیئے کہ جماعتوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ ارشادات عندالضرورت سناتے رہیں تا کوئی شخص ناواقفیت کی وجہ سے زمانہ کی زہریلی ہوا کا شکار نہ ہو جائے نوجوانوں کو خاص طور پر ان سے آگاہ کرتے رہنا ضروری ہے ظاہر ہے کہ اگر احباب جماعت حضور کے ان واضح ارشادات پر عمل پیرا نہ ہوں تو حضور کے ہی الفاظ میں وہ گویا بیعت کی قدروقیمت کو جاننے والے نہیں ہیں اسلئے سب جماعت کو اچھی طرح بیدار رہنا ضروری ہے +

حتی کہ انہوں نے میری بات کو یاد رکھا جس کے لئے مَیں اُن کی دل کی گہرائیوں سے ممنون ہوں۔

محبت کا نقش عزیز یحییٰ کے معصوم قلب پر بھی اس قدر گہرا ہے کہ اس ایک واقعہ سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ یحییٰ کوئی چھوٹی سی چیز سنبھال رہا تھا مَیں نے پوچھا یہ کیا ہے بتایا یہ مجھے حضور آپا جان نے دی ہے۔ مَیں نے دیکھا تو الائچی تھی جس کا ایک دانہ کھا چکا تھا اور باقی رکھ رہا تھا۔

حضور کا یہاں ہر لمحہ ایک نرالی شان رکھتا تھا لیکن اس قیام کا معراج وہ بیعت تھی جو حضور نے ہم تینوں کی لی مَیں نے یحییٰ سے پوچھا کہ حضور کی آمد کا مزہ آیا تو کہنے لگے کہ بہت مزہ آیا سب سے زیادہ اس عہد کا مزہ آیا جو حضور کے دستِ مبارک پر کیا، اللہ تعالیٰ ہمیں اس عہدِ بیعت کو کامیابی سے نبھانے کی توفیق دے اور ہم سے اپنے دین کی خدمت لے لے +

دعائے مغفرت

برادرم سید منیر احمد صاحب باہری کی اہلیہ صاحبہ مورخہ ۲۹/۶/۶۷ کو شام ساڑھے سات بجے سول ہسپتال لائلپور میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی طاقت بخشے آمین

(شیخ نذیر احمد بشیر حیدرآبادی)

زیورک میں اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت کا نزول

حضرت امیر المومنین اور حضرت آپا جان کی تشریف آوری

(محترمہ بیگم صاحبہ جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ۔ زیورک)

امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نافلہ اور تیسرے جانشین حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے انتظار کی طویل گھڑیاں آخر ختم ہو رہی تھیں، میرے مرحوم بھائی چوہدری محمد شریف صاحب کے بیٹے محمد خالد جرمنی سے حضور کی آمد پر حصولِ سعادت کے لئے آئے ہوئے تھے مَیں اور نومسلم بہن فوزیہ پگا نیسی اور عزیز یحییٰ حسن ان کی کار میں ایئر پورٹ پر پہنچے مردوں کے علاوہ بون سے بیگم ڈاکٹر برکات احمد صاحب اپنی دونوں بچیوں سمیت بھی آگئیں، حضور کا طیارہ اترا۔ عزیز یحییٰ نے حضور کو پھول پیش کئے اور عزیزہ برجیسا نے حضرت آپا جان کو پھول پیش کئے۔

مدتوں بعد پیاری آپا جان کی آواز کانوں میں پڑی۔ مسجد محمود پہنچے، حضرت امیرالمومنین اور حضرت آپا جان کی موجودگی سے گھر امن کا گہوارہ محسوس ہونے لگا اور میرے دل نے وہی راحت اور ٹھنڈک محسوس کی جو کبھی قادیان میں ہمارے گھر میں حضرت ام المومنینؓ کی تشریف آوری پر محسوس ہُوا کرتی تھی، ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ یہ پیاری مہمان اُسی مقدس ماں کی بیٹی کی جگر گوشہ ہی تھی۔ آپا جان کی شخصیت مجھے ہمیشہ ہی عزیز رہی ہے اور ان کی عظمت شروع ہی سے میرے دل پر نقش۔ لیکن آج تو مجھے حضرت ام المومنینؓ کی موجودگی والا ماحول محسوس ہو رہا تھا۔ شکل صورت وہی تھی؛ اندازِ گفتگو بھی وہی تھا، اور اس مادری محبت کی جو حضرت ام المومنینؓ کے چہرۂ مبارک سے ظاہر ہوتی تھی۔ جھلک بھی ہویدا تھی۔

یہ عظیم المرتبت مہمان تکلّف سے کوسوں دُور تھے؛ اجنبیت کا شائبہ نہ تھا حضور کا سونے کا کمرہ چھوٹا سا تھا کوئی میز اس میں موجود نہ تھا مَیں ٹرالی پر ناشتہ لاتی اور کوئی چھوٹی میز وغیرہ لانا چاہتی تو حضور روک دیتے اور فرماتے نہیں، نہیں ایسے ہی ٹھیک ہے، آپا جان پلنگ کے سرے پر بیٹھ جاتیں اور حضرت صاحب اپنی کرسی پر پلیٹ ہاتھ میں پکڑے ناشتہ کر لیتے مَیں سوچتی کہ کیا یہ وہی عظیم المرتبت انسان ہے کہ جس کے اشارہ پر قوم لاکھوں روپے قدموں میں ڈال دیتی ہے۔

دس جولائی کی ۸ بجے شام کی تقریب ایسی تھی جس میں گہرا تعلق رکھنے والی خواتین کی بھی خاصی تعداد مدعو تھی ان میں سے مسلم خواتین کے علاوہ بعض لمبے مطالعہ اور مدتوں کے تعلقات کی بناء پر اتنی قریب ہیں کہ ان کو ہمارے ساتھ نماز کی ادائیگی میں بھی تامل نہیں ہوتا ہے۔ بڑی بڑی تقاریب میں وہ باورچی خانے کے کام کو اس طرح سے سنبھال لیتی ہیں کہ گویا وہی میزبان ہیں، باجوہ صاحب نے لاؤڈ سپیکر کا دونوں منزلوں پر انتظام کیا ہُوا تھا، خود ہماری رہائشی منزل پر حضور کی آواز پہنچتی تھی لیکن مَیں نے چاہا کہ یہ خواتین اوپر کی منزل میں جائیں اور خود اس نورانی چہرہ کی جھلک دیکھیں اور اس پاک مُنہ سے نکلے ہوئے کلمات سنیں۔ یہ خواتین بعد میں آکر نیچے ملیں تو مَیں حیران رہ گئی کہ یہ کس طرح حضور کے انداز اور حضور کی تقریر سے متاثر ہوئی ہیں حالانکہ اس کا مفہوم ان تک مترجم کی وساطت سے ہی پہنچ سکا، مثال کے طور پر عرض کرتی ہوں، ایک سوس خاتون نے کہا کہ حضور کی آواز اس قدر پیاری تھی کہ ہمیں اُس زبان سے جس میں حضور نے کلام کیا محبت ہو گئی ہے، اس نے کہا میرے خاوند کا بھی یہی احساس ہے اور اس نے مجھے کہا ہے کہ مَیں آپ سے اردو کی کوئی تحریر لاکر اس کو دکھاؤں دیگر خواتین بھی جن میں سے بعض کئی کئی زبانیں جانتی تھیں نہایت خوشکن اثر لئے بغیر نہ رہ سکیں۔

گیارہ جولائی کو سوئٹزرلینڈ کے بڑے لوگوں کی دعوت تھی باجوہ صاحب نیچے اور اوپر بیٹھے ہوئے مہمانوں کو دیکھ کر آئے، مَیں نے دیکھا کچھ گھبرائے ہوئے تھے، پوچھا کیا بات ہے، کہا، بہت لوگ آ گئے ہیں کھانا کم نہ ہو۔ حضور پاس ہی کھڑے تھے مَیں نے ہنستے ہوئے کہا کیا فکر ہے، حضور دعا کر دیں گے اللہ برکت دے گا۔ کھانے میں اس قدر برکت ہوئی کہ بچ گیا۔ مَیں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور کی دعا کی برکت سے مہمانوں کی کثرت کے باوجود کافی کھانا بچ گیا ہے۔ اب مَیں رات کو حضور کے لئے "ٹراوٹ" (TROUT) تیار کر لوں گی لیکن باقی سب وہی کھائیں گے، حضور نے فرمایا نہیں نہیں مَیں بھی وہی کھاؤں گا، سو وہی صبح کا بچا ہُوا کھانا حضور نے رات کو کھایا حضور اور آپا جان کی ہر بات نے یہی احساس پیدا کیا گویا کہ وہ اپنے سالوں سے بچھڑے ہوئے بچوں کے پاس ہی آئے ہوئے ہیں اور یہ گھر حضور کا اپنا گھر ہے۔

کئی بہن بھائیوں نے کام میں میرا ہاتھ بٹایا؛ فوزیہ نے تو چھٹی ہی لے لی، بلغاریہ کی خاتون اپنے میاں سمیت کام سے سیدھی مسجد آجاتی، مَیں نے ایک شام حضور کے کپڑے استری کرنے کے لئے دئے کمال محبت سے اس نے کپڑوں کو چوما اور کہا یہ دن بھی میری قسمت میں تھا کہ مَیں اس مقدس وجود اور خلیفۂ برحق کے کپڑے استری کروں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضور کی محبت اور شفقت کئی دلوں کو گھائل کر چکی ہے۔

اس قافلہ میں ہماری پیاری طیبہ، بیگم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی تھیں، آپ اُن مقدس ہاتھوں میں پلی ہوئی ہیں جنہوں نے اس مسجد یعنی مسجد محمود کی بنیادی اینٹ رکھی تھی۔ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا تین دن یہاں رہی تھیں، ہمارے دلوں کی کیفیت کو تو اللہ جانتا ہے لیکن خود حضرت سیدہ ممدوحہ نے مجھے لکھا کہ ان تین دنوں میں تم سب سے اس قدر محبت پیدا ہو گئی ہے کہ تیرہ سال اکٹھے رہنے سے بھی شاید نہ ہو سکتی۔ گزشتہ بار جب میاں مبارک احمد صاحب تشریف لائے تو مَیں نے زور دیا کہ اگلی دفعہ طیبہ بیگم کو لانا ہے تو یہاں آنا ہے ورنہ سوئٹزرلینڈ کو اپنے پروگرام سے نکال دینا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر

---

۱۳ اگست کو

امتحان ستارۂ اطفال، ہلالِ اطفال، قمرِ اطفال، بدرِ اطفال میں شامل ہو کر اطفال کو دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ ہونا چاہیئے +

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

"تحریک جدید آنیوالی قربانیوں کے سمندر کا قطرہ ہے"

"بیکار نوجوان اپنے گھروں سے نکل جائیں"

(مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی سابق مبلغ مشرقی افریقہ)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔

(سورۃ نور آیت ۵۶)

اللہ تبارک وتعالیٰ کا مومنوں کے ساتھ قرآن حکیم کی مندرجہ بالا آیت میں وعدہ ہے کہ اگر وہ مناسب حال عمل بجا لاتے رہے تو اُن میں خلافت کا انعام جاری رہے گا اور اس نے جو دین ان کے لئے پسند کیا ہے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے جماعت احمدیہ کی تاریخ۔ اُس کا ایک ایک دن۔ ایک ایک لمحہ اس عظیم خدائی وعدہ کی سچائی پر شاہد ناطق ہے۔ ہم میں سے ہر شخص گواہ ہے کہ کس طرح خداوند کریم نے پوری قوم کو برکات خلافت سے نوازا اور ہمیشہ فتنوں اور طوفانوں کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ بفضلہ تعالیٰ ایک نہایت مضبوط چٹان کی طرح کھڑی رہی بلکہ پہلے سے بہتر شان میں اُبھرتی اور بڑھتی چلی گئی۔ تحریک جدید بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے

۱۹۳۴ء ہمارے لئے ایک آزمائش کا زمانہ تھا۔ آخر ہمارے پیارے سچے وعدوں والے خدائے غیور نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی راہنمائی فرمائی۔ حضور رنے ہمارے خوف کو امن میں بدل دیا جماعت کے استحکام اور تبلیغ و غلبہ اسلام کے لئے تحریک جدید کا اجراء فرمایا۔ تحریک جدید وہ الہامی تحریک ہے کہ جس کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلی مرتبہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔

"پس اے احمدی جماعت جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بنائے گا تمہارا فرض ہے کہ اپنے لئے خدا کے فضل سے آپ گھر بناؤ اس الہام میں یہی اشارہ ہے کہ یہ زمین اور آسمان تمہیں کانٹوں کی طرح کاٹیں گے"

۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء کے خطبہ میں فرمایا کہ:۔

"تمام غیر ممالک میں احمدیت کا جھنڈا گاڑنا نہایت ضروری اور اہم ہے ۔۔۔۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک احمدی میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ جس طرح ڈائنامیٹ کے ذریعہ چٹان کو اُڑا دیا جاتا ہے اسی طرح احمدی کا وجود ڈائنامیٹ کی حیثیت رکھتا ہے جو تاریکی اور ظلمات کو مٹا دیتا ہے نئی فضا پیدا کر دیتا ہے اور نیا ماحول بنا دیتا ہے"

مطالبات تحریک جدید میں سے ہر ایک مطالبہ اپنی اپنی جگہ نہایت ہی مبارک اہم نفع بخش اور قوم کو مرتبہ کرنے والا ہے۔ ۳۰ نومبر ۱۹۳۴ء کو حضور نے فرمایا:۔

"پس میری تمام سکیم اور میرے تمام جذبات کے جانچنے کے لئے اور اس کی بنیادیں ان نشانات پر ہیں جن کو شریعت نے قائم کیا اور جن کو سلسلہ احمدیہ نے دنیا پر ظاہر کیا اور میری سکیم کا ایک باریک ذرہ بھی ان بنیادوں سے باہر نہیں جن کو شریعت اسلام اور سلسلہ احمدیہ نے قائم کیا ہے؟

پھر ۹ نومبر ۱۹۳۷ء کو فرمایا:۔

"چنانچہ تحریک جدید کے تمام مطالبات اسی لئے ہیں کہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بناؤ"

اس وقت عاجز نے صرف تحریک جدید کے پندرھویں مطالبہ کے بارہ میں کچھ عرض کرنا ہے جن دنوں مطالبات تحریک جدید کا اعلان ہوا یہ ناچیز تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان دارالامان کی نویں کلاس میں پڑھا کرتا تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات تحریک جدید نے قوم میں زندگی کی نئی روح پھونک دی اور اس طرح ہزاروں لاکھوں نوجوانوں کو زندگی بخشی۔ پندرھویں مطالبہ تحریک جدید کے مبارک الفاظ "نوجوان اپنے گھروں سے نکل جائیں" اس وقت بھی میرے کانوں میں گونج رہے ہیں چنانچہ جیسا کہ ہر احمدی کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ خلیفہ وقت کے ہر حکم کی تعمیل کی جائے اس عاجز نے بھی خدا کے فضل اور کرم سے باہر نکل جانے کا ارادہ کر لیا اور خداوند کریم سے توفیق پاکر ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو قادیان سے مشرقی افریقہ کے لئے روانہ ہوا۔ روانگی سے قبل بزرگان سلسلہ کی خدمتیں بھی دعا کے لئے درخواست کی مجھے یاد ہے کہ جب عاجز استاذی المکرم حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب سے اس غرض کے لئے درخواست کرنے حاضر ہوا تو بے ساختہ بڑے جذبہ سے فرمایا کیا مبلغ بن کر جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ تبلیغ کے لئے جا رہا ہوں دعا فرمائیں خدا تعالیٰ مبلغ بھی بنا دے چنانچہ بفضلہ تعالیٰ عاجز ۱۹۴۶ء میں کینیا میں مبلغین تحریک جدید کی صف میں شامل ہو چکا تھا اور نومبر ۱۹۵۰ء میں جب ربوہ رخصت پر آیا تو محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت قاضی صاحب کو مبلغ سلسلہ کی حیثیت میں ملا جس سے وہ بہت خوش ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

تفاصیل عرض کرنے کا موقع نہیں تاہم ۵ نومبر کو ہمارا جہاز کرانچہ کینیا کی بندرگاہ ممباسہ پہنچا اور وہاں ایک آدھ دن کے قیام کے بعد عاجز یوگنڈا پہنچ گیا جہاں اپنے بہنوئی الحاج ڈاکٹر احمد دین صاحب احمدی کے ہاں کچھ دن قیام ہوا ۱۹۳۹ء میں مشرقی افریقہ کی فوج میں بھرتی ہوا جو بفضلہ تعالیٰ عاجز کے لئے جامعۃ المبشرین ثابت ہوئی اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس ذرہ ناچیز نے بھی یوگنڈا۔ کینیا۔ ٹانگانیکا زنجبار۔ سومالیہ اور ابی سینیا میں ہزاروں افراد تک حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا روح پرور پیغام پہنچانے کی توفیق پائی اور میں نے دیکھا کہ ہر قدم پر خلیفہ وقت کی دعائیں مومن کی ڈھارس بندھاتی ہیں اور اطاعت خلیفہ وقت میں بیشمار دینی و دنیوی فوائد مضمر ہیں اس سیاہ کار سے اگر خداوند کریم نے محض اپنے فضل سے کام لیا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ جب سے عاجز قادیان سے نکلا ہمیشہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں خط لکھ کر دعا کے لئے درخواست کرتا رہا اور حالات سے حضور کو آگاہ کرتا رہا آخر اس ذرہ حقیر کو بھی خداوند کریم نے مبلغین تحریک جدید کی روحانی فوج میں شامل فرما لیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خدا کے فضل سے قومیں قربانیوں سے زندہ ہوتی ہیں اور زندہ رہتی ہیں لیکن ہمارا مقصد محض زندہ رہنا نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان تک خداوند تعالیٰ کا زندگی بخش پیغام پہنچانا اور انہیں زندگی بخشنا ہے۔ ہمارا خدا رب العلمین ہے اور ہمارا رسول صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین اس لئے تحریک جدید کا پندرھواں مطالبہ ہمارے لئے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ لہذا تمام بیکار احمدی نوجوانوں کا دیوانہ وار اس پر عمل کرنا ازبس ضروری ہے۔

روئے زمین پر بکھری ہوئی سعید روحیں حق کی تلاش میں بیقرار ہیں ابھی سینکڑوں ممالک کا ہم نے سروے کرنا ہے۔ ہزاروں قوموں میں کام کرنے کے لئے بعد میں آنے والے یا پیدا ہونے والے مبلغین کے لئے رستہ ہموار اور ان تین ارب سے زیادہ انسانوں کو جو روحانی لحاظ سے جاں لب ہیں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا حیات بخش پانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جام میں پلانا ہے اس لئے وقت کا تقاضا ہے کہ احمدی نوجوان دنیا کے ہر ملک میں پہنچ جائیں اور جا کر دنیا بھی کمائیں اور جماعتیں قائم کر کے مستقبل میں باقاعدہ مشنوں کے قیام میں مدد دیں

خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ نوجوان مختلف ملکوں میں باہر گئے اور انہوں نے خدا کے فضل سے سلسلہ کے لئے بنیادی اہمیت کا کام کیا جناب ڈاکٹر بدر دین صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مکرم ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب بھی ایسی خوش قسمت وجودوں میں سے ہیں اور ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ مکرم عبد المنان خان صاحب کے ذریعہ جاپان میں بفضلہ تعالیٰ باقاعدہ جماعت قائم ہے۔

زندگی کا بھروسہ نہیں وقت تھوڑا ہے پانی وقت پر آسمان سے نازل ہوا ہے اسے پیاسی روحوں تک پہنچانا صرف مبلغین کا کام نہیں، ہر احمدی کی ذمہ داری ہے انسانیت دیانتداری کا تقاضا ہے کہ کام جلدی کیا جائے اگر تحریک جدید کے پندرھویں مطالبہ پر جماعت کے نوجوان ایک سکیم کے ماتحت عمل کریں تو دین و دنیا دونوں میں ان کی ترقی کے لئے عظیم الشان مواقع ہیں۔ ز ا ق

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کے سامان مہیا کرتی ہے

مختلف مقامات میں تربیتی جلسے

شریف آباد

۲۳/۷ کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت پریذیڈنٹ صاحب مقامی ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم عبداللطیف صاحب نے کی۔ نظم خاکسار نے پڑھی۔ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب معلم وقف عارضی نے کشتی نوح میں سے تعلیم کا حصہ پڑھکر سنایا۔ بعدہٗ مولوی محمد سعید صاحب معلم اصلاح وارشاد نے "اتفاق واتحاد" پر تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ اتحاد میں ہی جماعتی برکت ہے۔ آخری تقریر مکرم مولانا محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے "نظام جماعت کی پابندی" کے موضوع پر مؤثر رنگ میں فرمائی۔ آپ نے دوران تقریر بتایا کہ جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہوئے ہیں تو ہمیں جماعتی تنظیم کی قدر زیادہ کرنی چاہیئے۔ جلسہ میں مستورات بھی کثرت سے شامل ہوئیں۔ دعا کے بعد یہ جلسہ رات ۱۰/۱/۲ بجے ختم ہوا"

عنایت اللہ قائد خدام الاحمدیہ
شریف آباد ضلع تھرپارکر

کتھووالی چک ۳۱۲ ج ب

۱۸/۶/۶۷ کو بعد نماز عشاء مسجد "محمود" میں ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم جناب چوہدری غلام غفور صاحب پریذیڈنٹ مقامی منعقد ہوا۔ جس میں جملہ اراکین جماعت احمدیہ مقامی اور غیراز جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم سید محمد امین شاہ صاحب معلم نے "امام الصلوٰۃ" کے موضوع پر مؤثر تقریر کی۔ ازاں بعد چوہدری احمد حسین صاحب باجوہ نے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ذمہ داریاں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضہ کے ارشادات کی روشنی میں" کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ثاقب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حلقہ گوجرہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات دربارہ "تعمیر خانہ کعبہ کے تئیس عظیم الشان مقاصد" کی نہایت سادہ اور حسین الفاظ میں وضاحت فرمائی۔ تقریباً اڑھائی گھنٹہ کے پاکیزہ روحانی ماحول اور اختتامی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا

منیر احمد راجیکا
قائد خدام الاحمدیہ کتھووالی

مجوکہ

۱۳ر جولائی ۶۷ء کو بعد نماز ظہر مکرم مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن پاک عزیزم حافظ مظفر احمد نے کی۔ نظم مکرم عبدالحی صاحب نے نہایت خوش الحانی سے پڑھکر سنائی۔ بعدہٗ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند روح پرور ارشادات حاضرین کی خدمت میں پیش کئے۔

خاکسار کے بعد مکرم ومحترم عبدالمنان صاحب وقف عارضی نے مختلف تربیتی امور پر احسن پیرائے میں تقریر فرمائی۔

بعد ازاں صاحب صدر مکرم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے آپ کی صداقت پر نہایت مدلل اور مؤثر رنگ میں روشنی ڈالی۔ تمام حاضرین جلسہ نے مولانا صاحب موصوف کی تقریر کو نہایت توجہ اور انہماک سے سنا۔

بعد دعا جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ

(خاکسار عبدالستار خان
وقف عارضی
متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری امی جان لاہور علاج کے لئے گئی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین (رشید السلام بُشریٰ ربوہ)

۲۔ میری والدہ صاحبہ کو کئی دن سے بخار اور کھانسی کی شکایت ہے۔ جس کی وجہ سے کمزوری دن بدن زیادہ ہو رہی ہے

شیخ رفیق احمد دُنیاپور ضلع ملتان تحصیل لودھراں۔

۳۔ کینیا سے مکرم مولوی روشن الدین احمد صاحب نے اطلاع دی ہے کہ مکرم مولوی احمد شمشیر سوکیہ صاحب ماریشس سے نیروبی پہنچ چکے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم سوکیہ صاحب کو احسن طریق پر دین کی خدمت کی توفیق دے آمین ثم آمین

(وکالت تبشیر)

چندہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

مجالس چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی کی طرف توجہ نہیں دے رہیں۔ جس کے نتیجہ میں مرکز میں اس مد میں بہت کم آمد ہوئی ہے جو تشویش کا باعث ہے مجالس سے التماس ہے کہ چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی کی طرف خاطر خواہ توجہ دیں اور اس خیال کو ترک کردیں کہ اجتماع ابھی دور ہے بلکہ فوری ادائیگی کا انتظام کریں۔ مرکز میں تو اجتماع کی تیاری شروع ہو چکی ہے اس کے لئے اخراجات کی ضرورت ہے۔ پس قائدین حضرات اس طرف جلد متوجہ ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شکریہ کی مستحق مجلس

کسی دوسرے اعلان میں احباب کی نظر سے گذر چکا ہوگا کہ انصار اللہ کے مقامی سالانہ اجتماع میں محترم چوہدری مبارک احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے ماہنامہ "انصار اللہ" کے پچاس خریدار مہیا کرنے کا وعدہ کر کے میرے علم میں اپنی نوعیت کی پہلی مثال قائم کی ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

اگر اسی طریق پر ذیلی تنظیمیں ایک دوسرے کے ساتھ ہاتھ بٹائیں اور دلچسپی لینے لگ جائیں تو یہ باہمی تعاون کا قدم بڑی برکت کا موجب ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وَمَا تَوْفِيْقُنَا اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

(مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

میٹرک کا امتحان پاس کرنیوالے طلباء
فوری طور پر متوجہ ہوں

ایسے طلباء جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں فوری طور پر اپنے پتہ سے وکالت دیوان تحریک جدید کو اطلاع دیں۔

(وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

دعوتِ عصرانہ

۲۳/۷ بعد نماز عصر جماعت احمدیہ کرونڈی کی طرف سے ایک عصرانہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم چوہدری برکت علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوٹھ سردار محمد ضلع نوابشاہ نے تقریر فرمائی۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت پندرہ روزہ وقف کے سلسلہ میں یہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ نے ان ایام کی برکات پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد مکرم نذیر احمد صاحب ڈیرھوی نے تقریر فرمائی۔ آخر میں مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی اور احباب کو وقف عارضی کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ پہلے واقفین کے علاوہ مزید چھ احباب نے اس میں شمولیت فرمائی۔ اس تقریب سے قبل احباب کی چائے سے تواضع کی گئی۔ بالآخر یہ تقریب دعا پر ختم ہوئی۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد۔ جماعت احمدیہ کرونڈی)

۴۔ خاکسار نے مختلف امتحانات دئے ہوئے ہیں۔ جن کے نتائج عنقریب نکلنے والے ہیں۔ احباب بارگاہ ایزدی میں دعا کریں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے کامیاب وکامران کرے۔ آمین۔

۵۔ اللہ تعالیٰ میرے گھر کے حالات کو بہتر کرے رزق میں فراخی دے نیز میرے لڑکے کو ترقی مل جائے۔ آمین ثم آمین

(میر ظفر علی گلہ بکریاں والا وزیر آباد)

۶۔ خاکسار فرسٹ بی اے کا امتحان دے رہا ہے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ میری کامیابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (شیخ محمد عمران احمدی محلہ شکر پور ڈاکخانہ بھدر ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ (بھارت)

احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

جامعہ نصرت برائے خواتین، ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارھویں کلاس کا داخلہ یکم ستمبر ۶۷ء سے شروع ہوگا۔ اور دس روز تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔ داخلہ کے لئے درخواستیں مجوزہ فارم پر ۳۰ر اگست تک دفتر کالج ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواست کے ہمراہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ کا منسلک ہونا ضروری ہے۔

داخلہ کے لئے انٹرویو روزانہ صبح ۸ بجے سے گیارہ بجے تک ہوگا۔

جامعہ نصرت ملک بھر میں ایک ممتاز تعلیمی ادارہ ہے جس میں طالبات کو خالص اسلامی ماحول میں تعلیم دی جاتی ہے۔ سیّدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے ۱۹۵۱ء میں اسی مقصد کے تحت اس ادارہ کی بنیاد رکھی تھی کہ ہماری اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والی بچیاں اسلامی اخلاق، عفت اور پاکیزگی کے ماحول میں تعلیم حاصل کر سکیں اور مکروہات دنیا سے مجتنب رہیں۔ کیونکہ ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی مصداق ہے۔ اور ہمیں ہی دنیا کی رہنمائی کرنی ہے۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیّدہ ام متین صاحبہ اطال اللہ بقاءھا کو اس ادارہ کی ڈائریکٹرس مقرر فرمایا تھا۔ تاکہ یہ ادارہ سیّدہ موصوفہ کی ذاتی نگرانی میں سرگرم عمل رہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ ادارہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی نگرانی میں روز افزوں ترقی پذیر ہے ہماری طالبات نہ صرف دینی بلکہ دنیوی تعلیم اور مشاغل کے لحاظ سے بھی شاندار نتائج دکھا رہی ہیں۔

گزشتہ سال ہی ہماری ستّرہ طالبات نے مختلف مضامین میں امتیاز حاصل کرکے وظائف حاصل کئے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

اسی طرح ایف اے کا نتیجہ بھی شاندار رہا یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور ہم اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہیں۔ تعلیمی میدان کے علاوہ کھیل کے میدان میں بھی ہماری طالبات دوسرے اداروں کی طالبات سے پیچھے نہیں ہیں گزشتہ سالوں میں بہت دفعہ والی بال میں ہماری ٹیمیں ٹرافی جیتتی رہی ہیں۔ ہماری طالبات نے اتھلیٹکس کے مقابلہ میں سے اونچی چھلانگ اور گولہ پھینکنے کے مختلف مقابلوں میں امتیاز حاصل کیا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اسی طرح امسال ہماری دو طالبات عزیزہ طیبہ حیٔ اور عزیزہ خالدہ مرزا نے بورڈ کی طرف سے منعقد ہونے والے انگریزی تقریری مقابلے میں اوّل اور دوم پوزیشن حاصل کی اور مبلغ سو روپے اور پچھتر روپے کے انعامی بانڈز کی حقدار قرار پائیں۔ جامعہ نصرت کی یہ تمام تر کامیابیاں محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی علمی دلچسپی کی وجہ سے ہیں۔ سٹاف محنتی، تجربہ کار اور علم کا ذوق رکھنے والا ہے۔ طالبات کے لئے دینی تعلیم لازمی ہے لجنہ اماء اللہ کے تمام امتحانات میں ہماری طالبات شریک ہوتی ہیں۔ اور سلسلہ کی مالی تحریکات میں بھی حسب توفیق بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ تاکہ ان کے دل میں ابھی سے قربانی اور ایثار کا جذبہ پیدا ہو سکے۔

جامعہ نصرت کے ہوسٹل میں صرف ۶۰ طالبات کے رہنے کی گنجائش ہے ہوسٹل میں کھانا بہت سستے داموں مہیا کیا جاتا ہے نماز باجماعت کی پابندی کروائی جاتی ہے عبادات اور دینی جلسوں میں طالبات سپرنٹنڈنٹ کی معیت میں اور ان کی زیر نگرانی شریک ہوتی اور استفادہ کرتی ہیں اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ طالبات جدید تہذیب کی کورانہ تقلید کا شکار نہ ہونے پائیں۔ اور نت نئے فیشنوں میں پڑ کر اپنا وقت اور مال ضائع نہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے ہمیں اس مقصد میں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس لئے :-

۱۔ اگر آپ اپنی بچیوں کو خالص اسلامی ماحول میں پڑھانے کے خواہشمند ہیں

۲۔ اگر آپ اپنی بچیوں کو دنیوی علوم سکھانے کے ساتھ ساتھ دینی علوم بھی سکھانا چاہتے ہیں۔

۳۔ اگر آپ اپنی بچیوں کی صحیح اسلامی نہج پر تربیت کرنا چاہتے ہیں

۴۔ اگر آپ اپنی بچیوں کو مغربی تہذیب کی آلائشوں سے بے زار اور دینی ترغیبات سے مانوس کرنا چاہتے ہیں

تو اپنی بچیوں کو جامعہ نصرت ربوہ میں بھجوائیں یہ ادارہ آپ کا اپنا ہے اور آپ کی بچیوں کی تربیت کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(پرنسپل جامعہ نصرت برائے خواتین۔ ربوہ)

کالج آف ہوم اکنامکس گلبرگ لاہور میں داخلہ ۱۹۶۷-۶۸ء

قابلیت :-

میٹرک فرسٹ ڈویژن۔ داخلہ قابلیت کی بناء پر نمبروں کے لحاظ سے ہوگا۔ درخواست کے ہمراہ رہائشی کا سرٹیفکیٹ مصدقہ مجسٹریٹ درجہ اوّل۔ صحت کا سرٹیفکیٹ۔ پروویژنل اور چال چلن کا سرٹیفکیٹ ۵؍۸؍۶۷ تک دفتر میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ کوئی انٹرویو نہیں ہوگا۔ منتخب امیدواروں کی فہرست بورڈ پر ۸؍۶۷ کو لگا دی جائے گی (ت پ ۲۸؍۷؍۶۷)

گورنمنٹ پالی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ لاہور میں داخلہ سال ۱۹۶۷-۶۸ء

۳ سالہ کورس ۱۔ الیکٹریکل ۲۔ مکینیکل۔ سول (اور سروے کورس) ۴۔ آٹو اینڈ ڈیزل ۵) ریڈیو اینڈ الیکٹرانکس۔ مجوزہ فارم پر درخواست ۱۲؍۸؍۶۷ تک۔ درخواست دفتر متعلقہ سے حاصل کریں۔ درخواست کے ہمراہ تفصیل نمبروں کا سرٹیفکیٹ ضروری ہے۔

قابلیت: کم از کم میٹرک۔ ریاضی۔ فزکس کیمسٹری مضامین کے ساتھ نیز سول کے لئے ڈرائنگ ضروری ہے ٹیکنیکل ہائی سکول کے میٹرک طلباء کو ترجیح دی جائے گی قبائلی علاقہ کے امیدوار پولیٹیکل ایجنٹ کی معرفت اور آزاد کشمیر کے وزارت امور کشمیر کے معرفت درخواست دیں۔ (ت پ ۲۸؍۷؍۶۷)

(نظارت تعلیم ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

اسلام نے کوئی حکم ایسا نہیں دیا جس میں کوئی حکمت اور غرض مدِّنظر نہ ہو

نماز پڑھنے کا قرآنی حکم اور اس کی عظیم الشان حکمت

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورہ المومنون کی آیت ۶۳ وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"جہاں تک حکمت اور فلسفہ کا سوال ہے اس آیت سے یہ نتیجہ مستنبط ہوتا ہے کہ اسلام کے سارے قانون کوئی نہ کوئی خوبی اپنے اندر رکھتے ہیں۔ وہ صرف حکم کے طور پر نہیں دیئے گئے بلکہ انسانی مقاصد اور ضروریات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے دیئے گئے ہیں دنیا میں بعض دفعہ ایک آقا اپنے نوکر کو حکم دے دیتا ہے کہ یوں کرو۔ مگر اس میں کوئی حکمت نہیں ہوتی یا سزا کے طور پر وہ بعض احکام دے دیتا ہے مگر ان کے پس پردہ بھی کوئی حکمت کام نہیں کر رہی ہوتی۔ مثلاً بعض لوگ جب کسی کو سزا دینا چاہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ دیوار کی طرف مونہہ کر کے کھڑے ہو جاؤ۔ اب دیوار کی طرف مونہہ کرانے میں کوئی حکمت نہیں ہوتی محض دوسرے کی تذلیل مدّنظر ہوتی ہے لیکن اسلام کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس میں جس قدر احکام دیئے گئے ہیں ان میں کوئی نہ کوئی حکمت پوشیدہ ہے کوئی نہ کوئی غرض ہے جس کو مدّنظر رکھتے ہوئے وہ احکام دیئے گئے کوئی حکم نہیں دیا گیا مگر اسی صورت میں کہ اس کا فائدہ بنی نوع انسان کو پہنچ سکتا تھا۔ اور کسی بات سے نہیں روکا گیا مگر اسی صورت میں کہ اس کا نقصان بنی نوع انسان کو پہنچ سکتا تھا۔ اور یہ اسلامی شریعت کی باقی تمام شریعتوں پر ایک امتیازی فوقیت ہے۔ باقی شریعتوں کے احکام کسی حکمت اور غرض کے ماتحت نہیں۔ مگر اسلام نے کوئی حکم بھی ایسا نہیں دیا جس میں کوئی حکمت اور غرض مدّنظر نہ ہو مثلاً نماز کو ہی لے لو۔ اللہ تعالےٰ نے اگر ایک طرف ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی اس نے نماز کا فائدہ بھی بیان کر دیا ہے اور فرمایا ہے کہ

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ۔

(عنکبوت ۴۶)

نماز انسان کو بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے یعنی نماز میں ایسی تعلیمیں دی گئی ہیں اور ایسے اعلےٰ اور بلند مقاصد انسان کے سامنے رکھے گئے ہیں کہ اگر انسان صحیح طور پر نماز پڑھے تو یقیناً وہ فحشاء اور منکر سے بچ جائے گا۔ فَاحِشَةٌ کے معنے ہوتے ہیں مَا اشْتَدَّ قُبْحُهُ مِنَ الذُّنُوبِ (اقرب) ہر وہ غلطی جو بہت ہی معیوب ہو اور جس کا عیب اتنا ظاہر ہو کہ لوگ اس کی طرف انگلیاں اٹھانے لگ جائیں۔ اور کہنے لگیں۔ کہ دیکھو یہ کتنی بری حرکت ہے اور مُنْكَر کے معنے ہوتے ہیں مَا لَيْسَ فِيهِ رِضَى اللّٰهِ مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ (اقرب) ہر ایسا قول یا فعل جو اللہ تعالےٰ کو ناپسند ہو۔ یہ نماز کا فائدہ ہے جو قرآن کریم نے بیان کیا۔ اب اگر ہم اور احکام کو جانے دیں اور صرف اسی حکم پر غور کریں۔ تو اِس حکم میں ہی ہمیں اسلام کی فضیلت نہایت نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے اور ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ واقعہ میں اگر کوئی شخص سچے دل سے نمازیں پڑھے تو وہ فحشاء اور منکر سے بچ جائے گا"۔

(تفسیر کبیر ربوہ حصہ اوّل ک ۱۸۶، ص ۱۸۸)

امتحان مربیان کیلئے ضروری اعلان!

مربیان کا امتحان بعض وجوہ کی بناء پر ۲۶ر اگست ۱۹۶۷ء کی بجائے تین ستمبر ۱۹۶۷ء پر ملتوی کیا گیا ہے۔

تمام مربیان اس کے مطابق اپنے حلقہ میں امتحان دیں۔ پرچے امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کو بھجوا دیئے جائیں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی مصروفیات

بقیہ صفحہ اوّل

حضور نے اس موقع پر حاضرین سے خطاب فرماتے ہوئے ان تک پوری وضاحت سے اُن کا قرآنی پیغام پہنچایا نیز انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے عالمی انتباہ سے آگاہ فرمایا حضور نے فرمایا موجودہ دنیا تباہی کے کنارے آ لگی ہے اگر اس نے اپنے خالق کی طرف رجوع نہ کیا اور اس کی جناب میں لوٹ نہ آئی تو یہ خدائی پیشگوئیوں کے بموجب تباہی سے ہمکنار ہوئے بغیر نہ رہے گی۔ حضور کی یہ تقریر پینتالیس منٹ تک جاری رہی۔ حاضرین نے اسے پوری دلجمعی سے گہرے انہماک کے عالم میں سُنا اور وہ بہت متاثر ہوئے۔ سب نے حضور کی تقریر کو جو صاف گوئی خلوص اور جذبۂ ہمدردی کی آئینہ دار تھی بہت پسند کیا اور سراہا۔

حضور کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور جملہ احباب جماعت کو مشفقانہ سلام، خوشنودی اور دعاؤں کا تحفہ بھجواتے ہیں۔" (پرائیویٹ سیکرٹری)

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو ہر گام پر روح القدس کی تائید سے نوازے اور اپنے فضل سے اس عظیم مقصد کو بہ تمام و کمال پورا فرمائے جس کی خاطر حضور نے یہ سفر اختیار فرمایا ہے (آمین)

کامیابی اور درخواستِ دعا!

اس سال میرے دو نواسوں اور دو نواسیوں نے میٹرک کے امتحان میں اعلےٰ کامیابی حاصل کی ہے چنانچہ منیر احمد ابن چوہدری محمد دین صاحب الفد نے ۷۷۲ نمبر لے کر گورنمنٹ ہائی سکول سرگودہا میں اور ناصرہ بنت چوہدری محمد حسین صاحب نے ۷۲۶ نمبر لے کر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں نئے ریکارڈ قائم کئے ہیں۔

اسیطرح وحید احمد مجوعہ بھی ضلع جھنگ میں اوّل رہا ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان سب بچوں کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کی اس کامیابی کو بابرکت کرے اور انہیں اسلام اور احمدیت کے سچے خادم بنائے۔ آمین۔

(بھائی) محمود احمد وودود میڈیکل سروس۔ سرگودہا)

درخواست دعا

مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے درویش قادیان کو ایک مرتبہ آرام آجانے کے بعد دوبارہ نپ محرقہ ہو گیا ہے۔ مولوی صاحب کو امرتسر ہسپتال میں بغرض علاج داخل کروا دیا گیا ہے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ناظر خدمت درویشان)

واقفین وقف عارضی سے درخواست

ہر وفد کا ایک نمبر مقرر ہے جو واقفین کے فائل پر درج ہوتا ہے اُن کے نام کی چٹھی میں بھی اس کا ذکر ہوتا ہے۔ ہر واقفِ عارضی سے درخواست ہے کہ وُہ دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت اپنے وفد نمبر کا ضرور حوالہ دیں۔ تاکہ دفتر کو سہولت رہے۔ (دفتر وقف عارضی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۲